اہل سنت والجماعت حنفی کون؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس دنیا میں بہت سے دین پائے جاتے ہیں مگر ان میں سچا دین صرف اور صرف اسلام: إن الدين عند الله الإسلام (۳:۱۹) بے شک دین جو ہے اللہ کے ہاں سو یہی مسلمانی "حکم برداری" ہے ومن يبتغ غير الإسلام دينا فلن يقبل منه و هو في الآخرة من الخاسرين (۳:۸۵) اور جو کوئی چاہے سوائے اسلام کے اور کوئی دین سو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں خراب ہے۔

اسی طرح مسلمانوں میں کئی فرقے ملتے ہیں مگر ان میں نجات پانے والے صرف اہل سنت والجماعت ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ما انا علیه واصحابی یعنی نجات وہ پائیں گے جو میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریقہ پر ہوں گے اور فرمایا میری خلفاراشدین کے سنت کو لازم پکڑنا (ترمذی)

اور فرمایا جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں۔ بخاری اور ایک روایت میں تو آپ نے تارک سنت کو ملعون فرمایا (مشکوۃ) اور اہل سنت والجماعت کے علاوہ باقی فرقوں کو آپ نے دوزخی فرمایا(ابوداود)

حضرت ابو سعید خدری فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت کریمہ یوم تبیض وجوہ کی تفسیر پوچھی گی تو آپ نے فرمایا جن کے چھرے قیامت کے دن روشن ہوں گے وہ اہل سنت والجماعت ہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی یہی ارشاد فرمایا (الدر منثور ص 63ج2)اور آپ نے فرمایا حسن اور حسین اہلسنت کے آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں (الکامل الابن ایثر ص62ج 4)

وضاحت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے امتیو ! میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان پر مضبوطی سے قائم رہو گے تو گمراہ نہیں ہوگے۔ اللہ کی کتاب اور میری سنت (موطاص 702) قرآن پاک اللہ تعالی کی آخری کتاب اور کامل کتاب ہے جو ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک ہے - اور لفظی الہام یا وحی متلو ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب پر خود اللہ تعالی کے سمجھانے سے اللہ تعالی کی زیر نگرانی عمل کر کے جو عملی نمونہ پیش فرمایا اس کو سنت کہتے ہیں اس سے اہل سنت کا معنی بھی سمجھ آ گیا کہ جو لوگ قرآن پاک پر اپنی خود رای سے نہیں بلکہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونے کو سامنے رکھ کر عمل کرتے ہیں وہ ''اہل سنت'' کھلاتے ہیں۔ کیونکہ الفاظ قران کے ہوں اور نمونہ عمل حضور کا ہو یہی سنت ہے۔

والجماعت

جس طرح قرآن پاک کو صحیح سمجھنے کے لے صرف عربی زبان دانی کافی نہیں اس کی صحیح تفسیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والی امت کی پوری رہنمائی کے لیے صحابہ کرام کی ایک عظیم جماعت تیار فرمائی جنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کیا اور بعد میں آنے والوں کے لیے یہ حضرات سنت کے عملی نمونے قرار پاے جو نہ صرف یہ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں تیار ہوے بلکہ خداوند قدوس نے بھی مکمل نگرانی فرمائی اور رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ (اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوے اس سے) کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیدی حکم دیا کہ علیکم والجماعۃ اس جماعت کو لازم پکڑو اور جماعت سے کٹنے والے کو شیطان کا لقمہ فرمایا اور اس بکری سے تشبیہ دی جو چرواہے کی نگرانی میں ریوڑ سے نکل کر کسی بھیڑے کا نوالہ بن جاے (احمد)

شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں فاہل السنتہ الجماعۃ ھم المتبعون للنص والاجماع (منہاج السنۃ ص 272ج3)

یعنی اہل سنت وہ لوگ ہیں جو نص کتاب وسنت اور اجماع کی تابعداری کرتے ہیں۔

تکمیل دین

اللہ تعالی نے اپنی آخری اور کامل کتاب میں دین کی تکمیل کا الیوم أکملت لکم دینکم وأتممت علیکم نعمتي ورضیت لکم الإسلام دینا (3:5) آج میں پورا کر چکا تمہارے لیے دین تمہارا اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے اسلام کو دین۔

تمکین دین

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کامل دین اسلام لے کر آئے پوری دنیا کے لیے تھا۔ عرب میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں دین پھیل گیا-باقی عجم میں آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو آپ ہی کی سنت کے نمونے تھے ان کے ذریعہ دین پھیلا اور اس کی پیشنگوئی خود قران پاک میں فرمادی گئی تھی "وعدہ کر لیا اللہ تعالی نے ان لوگوں سے جو تم میں ایمان لائے ہیں انہوں نے نیک کام البتہ پیچھے حاکم کر دے گا ان کو ملک میں جیسا کہ حاکم کر دیا تھا ان سے اگلوں کو اور جمادے گا ان کے لیے دین ان کا جو پسند کر دیا ان کے واسطے اور دے گا انکو ان کے ڈر کے بدلے امن، میری بندگی کریں گے، شریک نہ گریں گے میرا کسی کو اور جو کوئی ناشکری کرے گا اس کے پیچھے، سو یہی لوگ ہیں نافرمان" (النور: 55)

چنانچہ جس دین کی تکمیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی تھی وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محنتوں اور کوششوں سے دنیا میں مضبوطی کے ساتھ جم گیا یہی وہ مقدس جماعت ھے جن کا ذکر خیر ھمارے نام میں "والجماعت" کے لفظ میں آگیا ہے

اہل سنت کے علاوہ کسی اہل بدعت کے نام میں نہ والجماعت ہے اور نہ اس سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

تدوین دین

قرآن پاک کی مکمل عملی تفسیر سنت تھی اس سنت کے کامل عملی نمونے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر نگرانی تیار ہوے ان کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پوری دنیا میں پھیل گئ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ہدایت تھے اور آپ کے صحابہ ستارے تھے ان کے ذریعہ دین دنیا میں پھیل گیا ان مقدسین کی مبارک زندگیاں جھاد میں گزر گئیں ان کو یہ فرصت تک نہ ملی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مدون ومرتب فرمادیتے لیکن یہ ایک اہم ضرورت تھی کہ جو دین قیامت تک کے لیے ایا ھے اس کو آسان اور عام فہم ترتیب میں پوری تفصیل سے مدون کردیا جاے تاکہ قیامت تک کے مسلمان اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر آسانی سے عمل کریں چنانچہ یہ کام صحابہ کرام کرام رضی اللہ عنہم کے ہی آخری دور میں شروع ھوگیا اور تدوین کا پہلا سہرا سیدنا امام اعظم نعمان بن ثابت کوفی رحمہ اللہ کے سر بندھا اور اس کی پیشین گوی بھی اشارتا کتاب وسنت میں موجود تھی اللہ تعالی فرماتے ہیں ھا أنتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا في سبیل اللہ فمنکم من یبخل ومن یبخل فإنما یبخل عن نفسه واللہ الغني وأنتم الفقراء وإن تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا أمثالکم محمد 38 سنتے ھو تم لوگ تم کو بلاتے ہیں کہ خرچ کرو اللہ کی راہ میں پھر تم میں کوئی ایسا ھے کہ نہیں دیتا اور جو کوی نہ دے گا سو نہ دے گا آپ کو اور اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو اور اگر تم پھر جاوگے تو بدل لے گا اور لوگ تمہارے سواے پھر وہ نہ ہوں گے تمہاری طرح کے -

علامہ عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یعنی اللہ تعالی جس حکمت اور مصلحت سے بندوں کو خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے اس کا حاصل ہونا کچھ تم پر منحصر نہیں فرض کیجئے تم اگر بخل کرو اور اس کے حکم سے رو گردانی کروگے وہ تمہاری جگہ کوئی دوسری قوم کھڑی کردے گا جو تمہاری طرح بخیل نہ ہوگی بلکہ نہایت فراخ دلی سے اللہ کے حکم کی تعمیل اور اس کی راہ میں خرچ کرے گی۔ بر ہر کیف اللہ کی حکمت و مصلحت تو پوری ہو کر رہے گی ہاں تم اس سعادت سے محروم ہو جاؤ گے۔ حدیث میں ہے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ!! وہ دوسری قوم کون ہے جس کی طرف سے اشارہ ہوا ہے آپ ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا "اس کی قوم" اور فرمایا "خدا کی قسم اگر ایمان ثریا پر جا پہنچے تو فارس کے لوگ وہاں سے بھی اس کو اتار لائیں گے" الحمد للہ صحابہؓ نے اس بے نظیر ایثار اور جوش ایمانی کا ثبوت دیا کہ ان کی جگہ دوسری قوم کو لانے کی نوبت نہ آئی۔ تاہم فارس والوں نے اسلام میں داخل ہو کر علم اور ایمان کا وہ شاندار مظاہرہ کیا اور ایسی زبردست دینی خدمات انجام دیں جنہیں دیکھ کر ہر شخص کو ناچار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ بے شک حضور ﷺ کی پیشینگوئی کے موافق یے ہی قوم تھی جو بوقت ضرورت عرب کی جگہ پر کر سکتی تھی۔ ہزارہا علماء وائمہ سے قطع نظر کرکے تنہا امام اعظم ابو حنیفہؒ کو وجود ہی اس پیشین گوئی کے صدق پر کافی شہادت ہے بلکہ اس بشارت عظمیٰ کے کامل اور اولین مصداق امام صاحب ہی ہیں۔ "دوسری نماز اللہ تعالیٰ امیین (اہل عرب) کے ذکر کے بعد ارشاد فرماتے ہیں" اور اٹھایا اس رسول کو (عرب کے علاوہ) ایک دوسرے لوگوں کے واسطے بھی جو بھی نہیں ملے ان میں اور وہی ہے بڑا زبردست حکمت والا یہ بڑائی اللہ کی ہے دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔ (الجمعہ 3,4)۔ علامہ عثمانیؒ فرماتے ہیں۔

حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں حق تعالیٰ نے پہلے عرب پیدا کیے اس دین کے تھامنے والے پیچھے عجم میں ایسے کامل لوگ اٹھے حدیث میں ہے کہ جب آپ ﷺ سے واخرین منھم لما یلحقوا بہم۔ کی نسبت سوال کیا گیا تو حضرت سلمان فارسیؓ کے شانہ پر ہاتھ رکھ

کر فرمایا اگر علم ثریا پر جا پہنچے گا تو اس کی قوم فارس کا مرد وہاں سے بھی لے آئے گا۔ شیخ جلال الدین سیوطیؒ وغیرہ نے تسلیم کیا ہے کہ اس پیش گوئی کے بڑے مصداق حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ (تفسیر عثمانی حاشیہ 7)۔۔۔

چنانچہ پیش گوئی کے مطابق سیدنا امام اعظمؒ نے دین کی تدوین فرمائی چونکہ قرآن پاک میں اسلام کا دوسرا نام دین حنیف ہے جس کی تکمیل آنحضرت ﷺ پر، تکمین صحابہ کرامؓ کے ذریعہ اور تدوین میں اولیت کا شرف امامؒ کو نصیب ہوا اس لئے پوری امت میں بالاتفاق آپ کی وصف کنیت ابو حنیفہ قرار پائی یعنی دین حنیف کے پہلے مدون۔ آپ کا اسم گرامی نعمان ہے ابن حجر مکیؒ نے نعمان کے تین معنی لکھے ہیں۔

1۔ نعمان نعمت سے اسم مبالغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تکمیل دین کو اتمام نعمت فرمایا۔ تو سب سے بڑی نعمت تدوین جس سے ہوئی وہ واقعی اسم با مسمی نعمان ہیں

(2) نعمان ایک گھاس ہوتی ہیں جس کی خوشبو دور دور تک پھیلتی ہے۔ امام عالی مقام کے ذریعہ عالمگیر نبی ﷺ کی عالمگیر سنت کی خوشبو پوری دنیا میں پھیلی کسی اور امام کا مذہب اس کا عشر عشیر بھی نہیں پھیلا۔ اس لئے بھی آپ اسم ما مسمی نعمان ہیں

(۳) نعمان اس خون کو کہتے ہیں جس پر زندگی کا مدار ہے جو جسم کے ایک ایک بال تک پہنچتا ہے۔ آپ نے پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنت کی ایسی تفصیل فرمائی کہ انسان کی پیدائش سے موت تک زندگی کے ہر چھوٹے بڑے مسئلہ کا حل سنت سے تلاش کر لیا۔ اس اس معنی میں بھی آپ نعمان ہیں نیز آپ کی فقہ بعد والوں کے لئے قوام کا کام دیتی ہے۔ امام مالکؒ امام شافعیؒ اور امام احمد سب سے اس سے استفادہ کیا، اس معنی میں بھی آپ اسم با مسمی نعمان ہیں۔ آپ کا لقب امام اعظم ہے کیونکہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا: اعظم الناس نصیباً فی الاسلام اہل فارس لو کان الاسلام فی الثریا لتناولہ رجال من اہل الفارس۔ (تاریخ ابو نعیم بحوالہ مقدمہ کتاب التعلیم ص97)

اسلام میں بڑا حصہ اہل فارس کا ہے اگر دین ثریا ستارے میں بھی ہو گا تو اہل فارس اسے لے آئیں گے۔ ظاہر ہے کہ جن کا اسلام میں نصیب اعظم ہے ان کا امام بھی اعظم ہے صحابہؓ کے بعد سب سے نے آپ کو اعظم مانا اور دنیا میں سواد اعظم آج تک آپ کے مقلدین کا ہے۔ الغرض رسول اللہ ﷺ آفتاب ہدایت، صحابہؓ نجوم ہدایت اور ثریا ستارے تک پہنچنے والے امام اعظم (سراج ہدایت)۔ اہل سنت میں ہماری نسبت آفتاب ہدایت کے ساتھ جڑی، الجماعت میں نجوم ہدایت کے ساتھ اور حنفی میں ستاروں تک پہنچنے والے ثریا امام کے ساتھ۔ نبی پاک ﷺ دین کے لانے والے، صحابہؓ دین کے پھیلانے والے، آئمہ اربعہؒ دین کے لکھوانے والے۔ صحابہؓ یقینا وہی دین پھیلایا جو نبی والا تھا اور ائمہؒ نے وہی دین لکھوایا جو صحابہؓ والا تھا۔ ہمارا یہ نام اہل سنت والجماعت حنفی ہمارے مذہب کی متصل سند ہے جو مشاہد اور متواتر تعامل پر مبنی ہے۔ نبی ﷺ کی سنت کو صحابہؓ نے مشاہدہ سے لیا اور اس پر تواتر سے عمل جاری ہوا۔ اور امام صاحبؒ نے صحابہ کا مشاہدہ فرمایا ان کے متواتر عمل کو کتابوں میں مدون کروایا اور عملا پوری دنیا میں اس کو متواتر کر دیا، ہر جگہ سنت پر عمل جاری ہو گیا، جس طرح ہمارا یہ نام رسول پاک ﷺ تک متصل سند ہے اسی طرح اس نام میں جامعیت بھی ہے۔

اہل سنت والجماعت بالترتیب چار دلائل شرعیہ کو مانتے ہیں۔ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع اور قیاس۔۔۔ اس نام میں چاروں دلیلوں کا ذکر ہے سنت میں الفاظ قرآن کے اور نمونہ عمل رسول خدا ﷺ کا، الجماعت میں اجماع اور حنفی میں قیاس۔

فقہ حنفی کے چار اساس

کتاب، سنت، اجماع، قیاس

اب اس متصل اور مستند مسلک کے بارہ میں نام نہاد اہلحدیث کا تبصرہ بھی پڑھ لیں پروفیسر عبداللہ بہاولپوری اپنے کتابچہ میں لکھتے ہیں۔

''کس قدر افسوس کی بات ہے کہ عیسائی اور مرزائی جو کافر ہیں وہ تو اپنی نسبت اپنی نبی کی طرف کر کے عیسائی اور احمدی کہلائیں اور آپ مسلمان ہوتے ہوئے اپنے نبی کو چھوڑ کر نسبت امام کی طرف کریں اور حنفی کہلائیں کیا عیسائی او مرزائی اچھے نہ رہے جنہوں نے کم از کم اپنی نسبت تو اپنے نبی کی طرف کی (اصلی اہل سنت ص 3) مزید ارشاد فرماتے ہیں۔

''اصلی باپ کے ہوتے ہوئے پھر کسی اور کی طرف منسوب ہونا کسی شریعت کا مسئلہ ہے جب حضور ﷺ ہمارے روحانی باپ ہیں تو باپ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت کرنے کے معنی یہ ہے کہ وہ اپنے باپ کا نہیں، یا وہ غلط کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے باپ سے نسبت توڑتا ہے وہ کفر کرتا ہے نیز اس پر جنت حرام ہے (ص 4 ملخصا)

مکرم قارئین !!! آپ نے عمل بالحدیث کی تابانی دیکھی گویا تمام حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، محدثین، فقہا، مفسرین، اولیا اللہ نبی ﷺ کو چھوڑ چکے ہیں۔ وہ عیسائیوں اور مرزائیوں سے بدتر ہیں ان میں سے کوئی بھی اپنے باپ کا نہیں وہ سب کافر ہیں ان پر جنت حرام ہے، قربان جایئے اس عمل بالحدیث کے ۔ تھوڑا سا ستا کر پھر فرماتے ہیں ''اسلام کا کوئی ایڈیشن یا کوئی قسم از قسم سوشلزم و جمہوریت نہیں جیسا کہ شافعیت اور حنفیت بھی اسلام کی قسمیں نہیں۔ سوشلزم ہو یا جمہوریت، حنفیت ہو یا شافعیت، دیوبندیت ہو یا بریلویت یہ سب اسلام میں اضافے ہیں جن کا اسلام بالکل متحمل نہیں''(ص 13)

حضرات عمل بالحدیث کی برکات دیکھے اب دنیا میں کہیں مسلمان نظر آتا ہے ؟؟؟

اختلاف اور امتیاز

صحابہ کرامؓ میں اس پر اتفاق تھا کہ حضرت ابو بکرؓ سب سے افضل ہیں۔اس لئے کوئی ابو بکری نہیں کہلایا۔ ان کے بعد حضرت عمرؓ کے بارہ میں بھی اختلاف نہیں ہوا۔ اسلئے کوئی عمری نہیں کہلایا۔

حضرت عثمان اور علی کے براہ میں کچھ اختلاف ہو گیا جمہور صحابہؓ حضرت عثمان کو حضرت علیؓ سے افضل کہتے تھے۔وہ امتیاز کے لئے عثمانی کہلائے۔جو حضرت علیؓ کو افضل کہتے تھے وہ علوی کہلائے۔بعض تابعین کا عثمانی وعلوی کہلانا بخاری ص433 ج 1 پر ہے

شاید پروفیسر صاحب ان کے بارہ میں بھی فرمائیں گے کہ وہ نبی ﷺ کو چھوڑ کر ان سب فتووں کے مستحق ہو گئے جن کا تجربہ حنفیوں پر کیا ہے۔قرآن پاک کی قرآنوں میں اختلاف ہوا تو امتیازی نام قاری قاصم کوفی کی قرآت اور امام حمزہؒ کی قرآت رکھے گئے اس کا کسی نے یہ مطلب نہیں لیا کہ یہ خدا کا قرآن نہیں قاری عاصم کوفیؒ کا گھڑا ہوا ہے۔احادیث میں اختلاف ہوا تو کہنے لگے یہ بخاری کی حدیث ہے وہ ابو دواؤد کی۔اسپر بھی کوئی کفر کا گولہ نہیں پھینکا گیا۔بالکل یہی حال فقہ کے اختلاف کے وقت حنفی شافعی کہلانے کا ہے۔

ہم عیسائیوں کے مقابلہ میں اپنے آپ کو مسلمان اہل بدعت خوارج ومعتزلہ کے مقابلہ میں اہل سنت اور شافعی کے مقابلہ میں حنفی کہتے ہیں جیسے ہم بھارتی کے مقابلے میں ہم پاکستانی، سرحدی کے مقابلہ میں پنجابی، لاہوری کے مقابلہ میں اوکاڑوی کہتے ہیں۔اوکاڑوی، پنجاب اور پاکستان کو مان کر کہا جاتا ہے نہ کہ چھوڑ کر۔

بیچارے پروفیسر صاحب کا یہ حال ہے کہ لفظ ''یا'' کا استعمال بھی صحیح نہیں جانتا۔یہ لفظ ایک جنس کے درمیان آتا ہے جیسے آج نومبر ہے یا دسمبر، پیر یا ہے منگل۔تو محمدی ہے یا موسوی حنفی ہے یا شافعی اور یہ کہنا غلط اور مصحکہ خیز ہے کہ تو پاکستانی ہے یا

پنجابی۔ آج نومبر ہے یا منگل۔ تو محمد ﷺ ہے یا حنفی جو لوگ اردو کے ایک لفظ کا استعمال صحیح نہ کر سکیں۔ وہ کتاب سنت کو خاک سمجھیں گے۔

اللہ تعالیٰ اہل سنت والجماعت کے وساوس سے محفوظ فرمائیں آمین یاالہ العالمین!

محمد راشد حنفی